

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلَىٰ أَلِهٖ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

تشہد میں انگلی کا اشارہ

شریعت اسلامیہ میں واضح حکم موجود ہونے کی وجہ سے روزمرہ کے تقریباً ۸۰ فیصد پر یکیشیکل مسائل میں امت مسلمہ متفق ہے۔ البتہ چند اسباب کی وجہ سے روزمرہ کے تقریباً ۲۰ فیصد پر یکیشیکل مسائل میں زمانہ قدیم سے ہی اختلاف چلا آرہا ہے۔ انہی ۲۰ فیصد مختلف فیہ مسائل میں تہہد میں انگلی سے اشارہ کرنے کی کیفیت کا مسئلہ بھی ہے۔ اگرچہ امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ تہہد میں انگلی سے اشارہ کرنا فرض یا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، یعنی اگر کوئی شخص تہہد میں اشارہ ہی نہ کر سکے تو بھی اس کی نماز مکمل ادا ہوگی۔ مگر عصر حاضر میں باوجود یہ دشمنان اسلام، مسلمانوں اور اسلام پر ہر طرف سے یلغار کر رہے ہیں اور امت مسلمہ کو روز نئے نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، بعض احباب (جن کا مکتب فکر پورے بر صیر میں مسلمانوں کی آبادی کا ایک فیصد بھی نہیں ہے) مسلمانوں کی موجودہ عالمی صورت حال سے واقفیت کے باوجود امت مسلمہ کو ایسے چھوٹے چھوٹے مسائل میں الجھانا چاہتے ہیں جن کا حل نہ آج تک ہوا ہے اور نہ بظاہر کوئی حل کی توقع ہے اور نہ ہی یہ ایسا مسئلہ ہے جو قرآن و حدیث کے حکم کے خلاف ہو۔ سعودی عرب کے ۱۶ سال کے قیام کے دوران متعدد احباب نے مسئلہ مذکور میں مجھ سے رجوع کیا، جس کا اختصار کے ساتھ جواب دے دیا، بعض احباب نے اس موضوع پر مضمون تحریر کرنے کو بھی کہا، لیکن دیگر اہم موضوعات پر خاص توجہ دینے کی غرض سے نظر انداز کیا۔ حال ہی میں اس موضوع پر مختلف حضرات کے بیانات پر مشتمل ایک ویڈیو پر نظر پڑی تو ضرورت محسوس کی کہ جمہور علماء کے قول کو مدل کر کے ایک مختصر مضمون تحریر کر دیا جائے تاکہ سو شل میڈیا سے صرف ایک ہی بات سامنے آنے پر کہیں جمہور علماء کی رائے کو غلط ہی سمجھ لیا جائے۔

تہہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا باتفاق فقہاء و علماء سنت ہے اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ اشارہ کی مختلف صورتیں احادیث میں مذکور ہیں اور سب جائز ہیں، علماء احناف کے نزدیک بہتر صورت یہ ہے کہ جب کلمہ شہادت پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی چھوٹی اور ساتھ والی انگلی بند کر لیں، پیچ والی انگلی اور انگوٹھے کا حلقة بنالیں، شہادت کی انگلی کو کھلا رکھیں، لا الہ پر شہادت کی انگلی اٹھائیں اور لا الہ پر گردیں۔ علماء احناف کی طرح بے شمار محدثین و فقہاء و علماء مثلًا امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام نووی اور امام تیہقی[ؓ] کا بھی یہ موقف ہے کہ تہہد میں صرف انگلی سے اشارہ کرنا ہے، اس کو حرکت دینا نہیں ہے۔

☆ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تعدد میں تہہد پڑھتے تو اپنے داہنے ہاتھ کو داہنے ران پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور انگوٹھے کو پیچ کی انگلی پر رکھتے۔ (صحیح

مسلم . باب صفة الجلوس فی الصلاة)

☆ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اللہ کو (توحید کے ساتھ) پکارتے تو انگلی مبارک

سے اشارہ کرتے اور انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔ **أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشِيرُ بِاصْبِعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا** (ابوداود)

باب الاشارة في التشهيد، نسائي. باب بسط اليسرى على الركبة

اس حدیث میں وضاحت موجود ہے کہ تشهید میں حضور اکرم ﷺ انگلی سے اشارہ تو کرتے تھے مگر اس کو بار بار حرکت نہیں دیتے تھے۔ صحیح مسلم کی سب سے زیادہ مشہور شرح لکھنے والے ریاض الصالحین کے مصنف اور مشہور و معروف محدث حضرت امام نوویؓ (مشق) (۶۲۶-۵۶۳ھ) نے تحریر کیا ہے کہ اس حدیث کو ابوداود نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ (المجموع: ۳۱۷/۳) اور امام ابن ملقنؓ (۷۲۳-۸۰۲ھ) (قاهرہ) نے تحریر کیا ہے کہ ابوداود نے صحیح سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے۔ (خلاصة البدر المنير . باب كيفية الصلاة)

جو حضرات انگلی سے اشارہ کرنے کے بجائے انگلی کو حرکت دیتے رہتے ہیں، وہ حضرات وائل بن جبر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں، جس میں ہے کہ پھر آپ نے تین انگلیوں کو ملا کر حلقة بنایا، ایک کو اٹھایا، میں نے دیکھا آپ ﷺ اس کو ہلاتے دعا کرتے۔ **ثُمَّ قِبْضَ ثَلَاثَةَ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا** (منذاحر، بیہقی) ان حضرات نے اس حدیث کی بنیاد پر نماز کے آخر تک انگلی کو حرکت دینے کے قول کو اختیار کیا حالانکہ اس حدیث میں اور نہ کسی دوسری حدیث میں یہ مذکور ہے کہ حرکت کی کیا شکل ہو، آہستہ یا تیز اور کب تک یہ حرکت ہو۔ نیز اس حدیث کا یہ مفہوم لینے کی صورت میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ والی اس حدیث سے تعارض بھی ہو رہا ہے جس میں وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ آپ ﷺ سے اشارہ تو کرتے تھے مگر حرکت نہیں کرتے تھے۔

چونکہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ والی حدیث ان حضرات کے موقف کے واضح طور پر خلاف ہے، لہذا ان کے سامنے ایک ہی راستہ ہے کہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا جائے باوجود یہ مشہور و معروف محدث امام نوویؓ جیسے محدث نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور امام نوویؓ کی خدمات کو ساری دنیا تسلیم کرتی ہے۔ چنانچہ عصر حاضر میں شیخ ناصر الدین البانیؓ (۱۹۱۳ء-۱۹۹۹ء) نے اپنے مکتب فکر کی تایید کے لئے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت کے راوی (محمد بن عجلانؓ) کو ضعیف قرار دینے کی کوشش کی ہے، حالانکہ ۷۷۷ھ میں پیدا ہوئے صحیح بخاری شریف کی سب سے مشہور شرح لکھنے والے امام الحمد شیع علامہ ابن حجرؓ نے ان کو (احد العلماء العاملین) کہہ کر ثقہ قرار دیا ہے۔

جس حدیث کی بنیاد پر یہ حضرات مسلسل حرکت کے قائل ہیں وہ حضرت عاصمؓ سے اراویوں نے روایت کی ہے، حضرت زائدہ بن قدامہؓ کے علاوہ تمام اراویوں نے یہ حدیث (یُحَرِّكُهَا) کے لفظ کے بغیر روایت کی ہے، جو اس لفظ (یُحَرِّكُهَا) کے شاذ ہونے کی واضح دلیل ہے اور حدیث کے متفق علیہ اصول کی بنیاد پر حدیث میں یہ لفظ شاذ کہلائے گا، لہذا اس حدیث کو دلیل کو طور پر پیش کرنا صحیح نہیں ہے، جیسا کہ حدیث کے مشہور و معروف امام ابن خزیمؓ (۵۳۳-۲۳۱ھ) نے اپنی کتاب (صحیح ابن خزیمہ . باب صفة الیدین علی الرکبین فی التشهید) میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد اس کے شاذ ہونے کی

طرف یوں اشارہ کیا ہے: (احادیث میں سوائے اس حدیث کے کسی بھی حدیث میں "یَحْرُكُهَا" کا لفظ نہیں ہے)۔ صحیح مسلم میں اس موضوع سے متعلق متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں مگر ایک حدیث میں بھی حرکت کا لفظ وارد نہیں ہوا ہے، صحیح مسلم کی تمام ہی احادیث میں صرف اشارہ کا لفظ وارد ہونا اس بات کی واضح علامت ہے کہ اصل مطلوب صرف اشارہ ہے۔

مشہور و معروف محدث امام نیھیٰ (۳۸۲ھ-۴۲۵ھ) نے اپنی حدیث کی مشہور کتاب (سنن کبریٰ للبیهقیٰ۔ باب من روی انه اشار بھا ولم یحر کھا) میں دونوں احادیث میں تطیق اس طرح پیش کی ہے کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد حرکت سے مراد اشارہ ہے نہ کہ اس کو بار بار حرکت دینا کیونکہ اشارہ بغیر حرکت کے ہوتا ہی نہیں، اس طرح حضرت وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے موافق ہو جائی گی۔ غرضیکہ اس موقف کو اختیار کرنے میں دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے گا اور کسی حدیث کو ضعیف قرار دینے کے لئے بحث و مباحثہ میں بھی پڑنا نہیں پڑے گا۔ مشہور و معروف حنفی عرب ملا علی قاریٰ (متوفی ۱۰۱۲ھ) نے اپنی مشہور و معروف حدیث کی کتاب مرقاۃ میں بھی یہی تحریر کیا ہے کہ یہاں حرکت دینے سے مراد محسن انگلی کا اٹھانا ہے اور اٹھانا بغیر حرکت کے ہوتا ہی نہیں۔ (اعلاء السنن)

غرضیکہ جمہور علماء خاص کر علماء احناف، امام شافعیٰ، امام احمد بن حنبل، امام نوویٰ اور امام نیھیٰ جیسے جلیل القدر علماء نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ تہشید میں انگلی سے ایک مرتبہ اشارہ کرنا کافی ہے، نماز کے اختتام تک برابر حرکت کرتے رہنا کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔ برصغیر کے جمہور علماء نے یہی قول اختیار کیا ہے، جو مختلف فیہ مسائل میں پیدا ہوئے مشہور و معروف محدث و فقیہ امام ابو حنیفہ (شیخ نعمان بن ثابت) کی قرآن و حدیث کی روشنی میں رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔

اعتراض کا جواب: ان حضرات کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ لا الہ پر شہادت کی انگلی کے اٹھانے اور الا اللہ پر گرانے کا واضح ثبوت حضور اکرم ﷺ سے نہیں ملتا ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ احادیث میں وارد اشارہ کا لفظ خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں صرف اشارہ کرنا مراد ہے نہ کہ حرکت اور اشارہ الا اللہ پر خود ہی ختم ہو جائے گا۔ صحیح مسلم میں متعدد جگہوں پر اس مسئلہ کے متعلق متعدد احادیث ذکر کی گئی ہیں مگر تمام ہی جگہوں پر صرف اشارہ کا لفظ وارد ہوا ہے، ایک جگہ پر بھی حرکت یا مسلسل حرکت کا لفظ واردنہیں ہوا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ انگلی اٹھانے کا سلسلہ نماز کے اختتام تک جاری رکھنے یا نماز کے اختتام تک حرکت جاری رکھنے کا کوئی ثبوت نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں موجود نہیں ہے۔

اشارة کی حقیقت: آپ ﷺ کا یہ اشارہ دراصل توحید کا اشارہ تھا اور توحید تہشید کا نام ہے کیونکہ اس میں اللہ کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی گواہی دینا ہے اور توحید میں ایک تو غیر اللہ سے الوہیت کی نفی ہے اور دوسرے اللہ کی الوہیت کا اقرار اور اثبات ہے تو اشارہ بھی نفی اور اثبات ہونا چاہئے، اس لئے علماء احناف نے فرمایا کہ اثبات کے لئے انگلی اٹھانا اور نفی کے لئے انگلی کا رکھنا ہے۔ حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے اخیر میں یعنی قعدہ میں بیٹھتے تو اپنی انگلی مبارک سے اشارہ فرماتے تھے۔ مشرکین کہتے تھے کہ (نعواذ باللہ)

آپ ﷺ اشارہ سے جادو کرتے ہیں، حالانکہ مشرکین جھوٹ بولتے تھے، بلکہ رسول اللہ ﷺ اس اشارہ سے توحید کا اشارہ کرتے تھے، یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اشارہ ہے۔ (مجمع الزوائد . باب التشهد والجلوس والاشارة بالاصبع فيه) محدث علامہ یثنی ٹھنی تحریر کرتے ہیں کہ اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

شهادت کی انگلی اٹھانے کی فضیلت: حضرت نافعؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز (کے قعدہ) میں بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور ٹگاہ انگلی پر رکھتے، پھر (نماز کے بعد) فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: لَهُ أَشَدُ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ یعنی السَّبَابَةُ یہ شہادت کی انگلی شیطان پر لو ہے سے زیادہ سخت ہے، یعنی تشهید کی حالت میں شہادت کی انگلی سے اللہ کی وحدانیت کا اشارہ کرنا شیطان پر کسی کو نیزے وغیرہ مارنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ (منhadm)

انگلی سے اشارہ قبلہ کی طرف: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اشارہ کرتے ہوئے رخ قبلہ کی طرف ہوتا۔ (سنن کبریٰ للبیهقی . باب کیفیہ الاشارة بالمجۃ) یعنی اشارہ کے وقت انگلی کا رخ آسمان کی طرف نہیں بلکہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔

خلاصہ کلام: تشهید میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کے سنت ہونے پر حضور اکرم ﷺ کے اقوال و افعال کی روشنی میں علماء کرام کا اتفاق ہے، اگرچہ اشارہ کرنے کی کیفیت میں اختلاف زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے جس کا حل نہ آج تک ہوا ہے اور نہ بظاہر اس کے حل کی کوئی توقع ہے۔ لہذا ہمیں اس طرح کے مسائل میں بحث و مباحثہ میں پڑنے کے بجائے امت مسلمہ کے اہم و ضروری مسائل پر اپنی صلاحیت لگانی چاہئیں، مثلاً امت مسلمہ کا اچھا خاصہ طبقہ نماز ہی پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہے تو ان فروعی مسائل پر توجہ دینے کے بجائے اس پر صلاحیت لگانی چاہئیں کہ ہر مسلمان کس طرح نماز پڑھنے والا بن جائے، نیز ہم اپنی صلاحیت اس بات پر لگائیں کہ کس طرح عام مسلمان حرام روزی سے نیچ کر حلال روزی پر اکتفاء کرنے والا بن جائے۔

میں نے یہ چند سطیریں صرف اس لئے تحریر کی ہیں کہ بعض حضرات نے جو پوری دنیا میں مسلم آبادی کا ایک فیصد بھی نہیں ہیں، چھوٹے چھوٹے مسائل پر امت مسلمہ کے درمیان ایک فتنہ برپا کر رکھا ہے حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فتنہ کو قتل سے بھی بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم دوسری رائے کا احترام کرتے ہوئے اپنی رائے کو خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کریں۔

غرضیکہ تشهید میں اشارہ کی مختلف صورتیں احادیث میں مذکور ہیں اور سب جائز ہیں، علماء احتراف کے ہاں بہتر صورت یہ ہے کہ جب کلمہ شہادت پر پہنچیں تو اس میں ہاتھ کی چھوٹی اور ساتھ والی انگلی بند کر لیں، نیچ والی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنالیں، شہادت کی انگلی کو کھلا رکھیں، لا الہ پر شہادت کی انگلی اٹھائیں اور لا الہ پر گردایں۔